ما ظہر منہا وما بطن ۔ آیت ۱۵۱ ، انعام ۔ (اور مت قتل کرو اپنی اولاد کو غربت کے سبب ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں ۔ اور ان کو بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ ۔ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ)

مجمع البحوث الاسلامیہ (قاہرہ) کی دوسری اسلامی کانفرنس میں شرکت کے بعد مولانا مفتی محمود صاحب (قائد جمعیۃ العلماء اسلام) نے اپنے بیان میں یہ ایمان پرور انکشاف کیا کہ چالیس ممالک کی اس کانفرنس کے ایک سو مندوبین نے اسلام کے منافی رجحانات اور تحریفات کی بیخ کنی کے سلسلے میں متعدد اہم قراردادیں منظور کیں ۔ ان تمام علماء نے متفقہ طور پر اس حقیقت کی وضاحت کی کہ زکوٰۃ محض ایک عبادت ہے ۔ اسے ٹیکس قرار دینا یا اس کی شرح میں ترمیم کرنا اسلام کے قطعاً منافی ہے ۔ بنک کا سود خواہ کم ہو (مفرد) یا مرکب (سود در سود) دونوں حالتوں میں حرام ہے ۔ کانفرنس نے از روئے اسلام ایک سے زائد بیویاں رکھنے (تعدد ازدواج) کو بھی جائز قرار دیا ۔ اور یہ کہ کوئی حکومت اس شرعی اجازت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کے پرسنل لاء میں دخیل نہیں ہو سکتی "

گو یہ تمام امور از روئے قرآن و سنت پہلے سے طے شدہ ہیں ۔ مگر عالم اسلام کے ممتاز علماء کے ان توثیقی اور اجماعی " قراردادوں سے ان تجدد پسندوں کی حوصلہ شکنی اور مایوسی مزید ہو گی جو اپنے ملحدانہ عزائم کی بناء پر اسلام کو مشق تحریف و تلبیس بنانا چاہتے ہیں ، اور ان ذلیل مقاصد کیلئے نخل اسلام کے نئے نئے فتنے کھڑے کر رہے ہیں ۔ ان فیصلوں سے یہ خوش آئند نتیجہ بھی نکلتا ہے ۔ کہ بحمد اللہ عالم اسلام کے تمام علماء حق (زمین کے جس حصہ سے بھی تعلق رکھتے ہوں ۔) دین کے بارہ میں زمانہ اور حالات سے متاثر نہیں ہوئے ، ان کے نزدیک اسلامی اقدار اٹل ہیں ۔ حالات کو بدلنا چاہیئے ، اسلام کو نہیں ۔ ان قراردادوں کا دوسرا مفید رخ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کے مغرب زدہ حلقے بسا اوقات اپنے غلط نظریات و تحریفات کیلئے علمائے مصر و ازہر کے اقوال کا غلط سہارا لیتے ہیں ۔ ان قراردادوں نے ان کا یہ غلط سہارا بھی چھین لیا ہے ۔ کہ ایسے غلط اقوال اور فتوے بعض ٹیڑھے اذہان اور گمراہ قلوب کی پیداوار ہوتے ہیں ، متبحر اور جمہور علماء کے نہیں اور غلط بات کیلئے جہاں سے بھی استدلال ہو ایسے غلط ہی کہا جائے گا ۔ مجمع البحوث کی ان مومنانہ قراردادوں کی منظوری پر ہم تمام مندوبین کو عموماً اور پاکستانی وفد کے ارکان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ و حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہٗ کو خاص طور سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کے مساعی کا ان قراردادوں میں خاص حصہ ہے

پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری محمد علی صاحب کا یہ بیان پوری قوم کو چونکا دینے والا ہے کہ اس مرتبہ یونیورسٹی کے ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں داخلہ لینے کے لئے جتنے مرد اور خاتون امیدوار آئے، ان میں سے ایک کو بھی قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنے والدین کو بھی قصور وار ٹھہرایا، جنہوں نے انہیں اسلامی مبادیات اور قرآن مجید کی تعلیم سے کورا رکھا۔ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی جذبۂ ملی باقی ہے تو دل دہلانے والی یہ خبر لاویخ کے تدارک اور تلافی کے لئے کافی ہے۔ اور یہ حالت تو قوم کے اس طبقہ (طلبہ) کی ہے جنہیں مستقبل میں ایک اسلامی ریاست پاکستان کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ اور جو ثانوی تعلیم گاہوں (ہائی اور مڈل سکولوں) کے تمام مراحل سے گذر کر تعلیمی فرائض معلمی اور ٹیچنگ کی امیدوار ہے۔ مذہب سے یہ مجرمانہ غفلت جہاں بچوں کے سرپرستوں اور پوری قوم کی دین سے عمومی بیزاری کی دلیل ہے، وہاں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس خرابی کا بنیادی سبب وہ ناقص اور مذہب بیزار نصاب تعلیم ہے، جو ہماری عصری تعلیم گاہوں میں رائج ہے اور جس میں زندگی کے بارہ تیرہ سال کھپانے کے بعد بھی قوم کے نونہال اپنی بنیادی کتاب قرآن مجید کے ناظرہ تک پڑھنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ چوہدری صاحب کا یہ انکشاف اس حقیقت کا غماز ہے کہ نصاب میں "لازمی دینیات" کے نعرے محض وزنِ بیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب کا یہ بیان پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

حج کے بارہ میں صدارتی کابینہ کا تازہ فیصلہ لائقِ تحسین و تبریک ہے۔ جس کی رو سے اس سال زیادہ (ساڑھے ۱۶ ہزار) افراد کو فریضۂ حج و زیارت کی ادائیگی نصیب ہو گی۔ اس جزوی مسرت کے باوجود پھر بھی اربابِ حل وعقد سے ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ حج دین کا ایک اساسی ستون اور فریضہ ہے، جسے اقتصادی اغراض اور مصالح کے بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ پاکستان اور مسلمانوں کے دینی، روحانی اور سیاسی مفادات کا تقاضا ہے کہ اس فریضہ کو بھی دیگر عبادات کی طرح ہر قسم کی رکاوٹوں اور پابندیوں سے کلی طور پر آزاد رکھا جائے۔ تاکہ تمام اصحاب استطاعت اپنا فریضہ عبادت ادا کر سکیں ——— واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق